عدالت عظمیٰ رپوٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ہردیو سنگھ

بنام

ریاست بہار اور دیگران

11 مئی 2000

جی۔ بی۔ پٹنائک اور امیش۔ سی۔ بینرجی، جسٹسز

ضابطہ ہند۔ دفعات 120 بی، 409، 420، 468، 471، 477 اے۔ بدعنوانی کی روک تھام کا قانون۔ دفعات 5 (1) (اے)، 5 (1) (سی)، 4 (1) (ڈی)۔ سازش کے الزام میں اپیل کنندہ کے خلاف فرد جرم ملزم، ایک بینک ملازم سے قرض حاصل کرنے کے لیے۔ مالی حدود سے باہر۔ مرکزی ملزم مبینہ طور پر کسی مخصوص شخص سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنے کی عادت میں ہے۔ اپیل کنندہ کے ذریعے خارج کرنے کی درخواست خصوصی عدالت نے مسترد کر دی۔ عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔ آیا اپیل کنندہ خارج ہونے کے قابل ہے۔ منعقد، کوئی متصل عنصر یا متصل تعلق چارج کی تشکیل کے لیے کافی اچھا ہوگا۔ اسے سازش کے الزام کو قائم کرنے کے برابر نہیں کیا جا سکتا۔

اپیل کنندہ پر دیگران کے ساتھ آئی پی سی کی دفعات 120 بی، 409، 420، 468، 471، 477 اے کے ساتھ ساتھ بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعات 5 (1) (اے)، 5 (1) (سی) اور 5 (1) (ڈی) کے تحت الزام عائد کیا گیا۔ فرد جرم میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک 'آر' جو ایف آئی آر میں کچھ نامزد ملزموں کے ساتھ مل کر بینک کا ملازم تھا، نے اپنے سرکاری حیثیت کا غلط استعمال کرتے ہوئے بینک سے لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی کی تھی۔ تحقیقات کے بعد یہ پایا گیا کہ مذکورہ 'آر' نے اپیل کنندہ کو مختلف تاریخوں پر اپنی مالی اہلیت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اوورڈرافٹ کی سہولت دی تھی۔ اگرچہ ایف آئی آر میں اپیل کنندہ کا بطور ملزم ذکر نہیں کیا گیا تھا، لیکن اس کا نام مالی ذمہ داری کی خلاف ورزی پر قرض وصول کرنے والے شخص کے طور پر دکھایا گیا تھا۔

خصوصی جج نے معاملے کا نوٹس لیا اور اپیل کنندہ کو سمن جاری کیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ضمانت حاصل کرنے کے بعد، خارج کرنے اور اس کے خلاف کارروائی ختم کرنے کی درخواست کی۔ خصوصی عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا اور کہا کہ ملزم شخص کے خلاف الزامات کی تشکیل کے لیے پہلی نظر میں کیس کے لیے کافی مواد موجود ہے۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ دفعہ 482 Cr.P.C کے تحت درخواست کو خارج کر دیا گیا۔

اپنی عدالت میں اپیل میں اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ جہاں تک غیر قانونی تسکین کا تعلق ہے، عادت بنانے کے معاملے میں ایک مخصوص شخص کا نام لیا گیا ہے اور چونکہ اپیل کنندہ کے نام میں کوئی جگہ نہیں ملتی ہے، اس لیے اپیل کنندہ کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے، اور یہ کہ فرد جرم میں اپیل کنندہ کے ذریعے 46 دنوں کے اندر مذکورہ قرض کی ادائیگی کی حقیقت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، جو کہ سب سے کم ممکنہ وقت ہے جسے سنجیدگی سے دیکھنا ہوگا۔

مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ دفعہ 120 بی کے تحت ایک الزام ہے اور اس مرحلے پر اپیل کنندہ کو آزاد کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، کہ دفعہ 120 بی کے تحت جرم ایک آزاد جرم ہے اور اگرچہ یہ سچ ہے کہ جرم کا خلاصہ دو یا زیادہ مجرموں کے درمیان معاہدہ ہے لیکن سازش کے مخصوص حقائق کو الزام میں دکھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کہ سازش سے متعلق کچھ عمومی ثبوت چارج شیٹ میں سازش کے الزام کا حصہ بننے کے لیے کافی ہوں گے، اور چونکہ سازش عام طور پر اثر و رسوخ کا معاملہ ہے اور چونکہ اپیل کنندہ نے پوری طرح جان بوجھ کر اوورڈرافٹ سہولت کا فائدہ اٹھایا تھا۔ ٹھیک ہے کہ یہ برانچ منیجر کی مالی حدود سے باہر ہے، اس لیے فطری نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کسی اور غور و فکر پر کیا گیا ہوگا اور یہ اسی کا

تخمینہ کاری ہے جو عدالت کو اس طرح کی کوشش کو ناکام بنانے پر مجبور کرے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. یہ الزام برانچ منیجر کی عادت کی حقیقت سے متعلق ہے، کسی شخص سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنا تاہم خود ہی سازش کا الزام لگانے کے لیے کافی ہو سکتا ہے یا نہیں بھی لیکن یہ خود عدالت کو کارروائی کے اس مرحلے پر صورتحال کے حقائق پر مبنی میٹرکس کے تناظر میں سازش کے الزام کے حوالے سے اسے ایک دن کہنے کا اختیار نہیں دے گا۔ فوجداری استغاثہ کا مطلب لازمی طور پر ہراساں کرنا نہیں ہے اور اگر اس نوعیت کے مقدمے کی سماعت کو جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے تو، یہ ہمارے خیال میں انصاف کی خلاف ورزی یا کوئی غیر مناسب جانبداری یا یہاں تک کہ دوسری صورت میں مجانبداری انہ نہیں ہوگا کیونکہ بالآخر الزام ثابت نہ ہونے کی صورت میں اسے بری کر دیا جائے گا۔ یہاں مدعا علیہان کی طرف سے دائر جوابی حلف بیان حلفی اپیل کنندہ کے خلاف جانچ پڑتال کے لیے مواد کو ظاہر کرتا ہے؛ اس طرح عدالت اپیل کنندہ کی مدد نہیں کر سکتی۔ (229-ای-ایف)

2. درحقیقت کچھ متصل عنصر یا متصل تعلق کہیں نہ کہیں چارج کی تشکیل کے لیے کافی ہیں کیونکہ چارج کی تشکیل اور سازش کے الزام کو قائم کرنے کے لیے ممکنہ طور پر برابر نہیں رکھا جا سکتا۔ سازش کے الزام کو قائم کرنے کے لیے، کسی جرم کے ارتکاب کے معاملے میں دو ذہنوں کے ملنے کا ٹھوس ثبوت درکار رہتا ہے۔ جس کی عدم موجودگی میں الزام برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ تاہم الزام تراشی کے معاملے میں ایسا نہیں ہے کیونکہ جرم کے واقعات کی تحقیقات کرنی ہوگی۔ (229-سی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 2000 کی فوجداری اپیل نمبر 477۔

1993 کے Crl.M نمبر 4292 میں پٹن عدالت عالیہ کے مورخہ 30.7.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

پیش ہونے والے فریقوں کی طرف سے التاف احمد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، پی۔ ایس۔ مشرا، ایس۔ بی۔ اپادھیائے، سنجے کے شندیلیہ، راجیو شرما، پی پرمیشورن، کمار راجیش سنگھ اور بی۔ بی۔ سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بینر جی، جسٹس: اجازت دی گئی۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی یہ اپیل خصوصی جج، پٹنہ کے سامنے آر سی نمبر 35/85 میں بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی متنوع توضیعات ساتھ پڑھنے والی آئی پی سی کی دفعہ 120 بی، 409، 420، 468، 471، 477 اے کے تحت درخواست گزار کے خلاف شکایت کو خارج کرنے کے معاملے میں دفعہ 482 سی آر پی سی کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے سے انکار سے متعلق ہے۔ حقیقت پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ ایک ایس کے رائے کے خلاف درج کی گئی تھی۔ سنٹرل بینک آف بھارت کی برانچ منیجر، بیر پور برانچ نے الزام لگایا کہ اس نے کسی دوسرے نامزد ملزم کے ساتھ مل کر اپنے سرکاری حیثیت کا غلط استعمال کر کے بینک کو دھوکہ دیا ہے، اور اس طرح، مذکورہ 7,47,00 روپے حد تک بینک کو نقصان پہنچا ہے اور خود کو اور دیگران کو مفاد بے جا پہنچا کر وید پرکاش اگروال، ستیہ نارائن اگروال اور میسرز ارون کھدیا تل ادیوگ کے ساتھ فوجداری سازش کی ہے۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کی تحقیقات کے دوران، موجودہ اپیل کنندہ کا نام ریکارڈ سے سامنے آیا کہ بینک میں اکاؤنٹ رکھنے والے مؤخر الذکر نے 8 فروری 1985 کو 5 لاکھ روپے کے قرض کی منظوری کے لیے درخواست دی تھی۔ کنٹریکٹ کے کام میں مزدوروں کی فوری ادائیگی کے لیے 14 لاکھ روپے۔ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ برانچ منیجر ایس کے رائے نے منظوری دی ہے اور اپیل کنندہ کو مختلف تاریخوں پر 21,50,000 روپے کی حد تک اوور ڈرافٹ کی سہولت کی اجازت دی ہے۔ یہ اوور ڈرافٹ کی سہولت کی گرانٹ ہے جس پر مسٹر التاف احمد نے سخت تنقید کی ہے، فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مسٹر احمد نے دعوی کیا کہ بینک کے برانچ منیجر کے پاس 10,000 روپے سے زیادہ اوور ڈرافٹ کی سہولت دینے کا کوئی اختیار

نہیں ہے اور یہاں اپیل کنندہ کو یہ رہائش، ظاہر ہے، زیادہ دوری کی وجوہات کی بنا پر نہیں ہے۔

سیاق وسباق کے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ انسپکٹر آف پولیس، ایس پی ای، سی بی آئی، پٹنہ شری جیوتی کمار نے آر سی نمبر 35/85 پٹنہ کے نام سے ایف آئی آر درج کی ہے جس میں درج ذیل الزام لگایا گیا ہے:

"ایک قابل اعتماد ذرائع کے بذریعے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شری ایس کے رائے نے 1983 سے 1985 کے عرصے کے دوران سنٹرل بینک آف انڈیا کی بیر پور برانچ کے برانچ منیجر کے طور پر کام کرتے ہوئے ایس/شری وید پرکاش اگروال، ستیہ نارائن اگروال، میسرز ارون کھڈیا تل ادیوگ اور دیگران کے ساتھ فوجداری سازش کی اور اپنے سرکاری حیثیت غلط استعمال کر کے سینٹرل بینک آف انڈیا کو 7,47,00 روپے کے حساب سے دھوکہ دیا اور اس طرح بینک کو 7,47,00 روپے کی حد تک غلط نقصان پہنچایا اور اسی طرح اپنے اور دوسروں کو مفاد بے جا پہنچایا۔

2. یہ الزام لگایا گیا ہے کہ شری وید پرکاش اگروال نے قرض کے لیے درخواست دی اور قرض کی درخواست فارم میں کاروبار کی نوعیت سمیت دیگر تمام تفصیلات کو خالی چھوڑ کر صرف اپنی مطلوبہ مالی رقم کو پر کیا۔ برانچ منیجر شری ایس کے رائے نے باقاعدہ تجویز اور منظوری کے التوا میں ایڈہاک کی بنیاد پر 10,000 روپے کی نقد کریڈٹ اوپن لمٹ کی منظوری دی۔ شری ایس کے رائے نے بھی دھوکہ دہی اور بے ایمانی سے پارٹی کو کاروبار کی نوعیت کو جانے بغیر اور مالیاتی بیان، مالیاتی رپورٹ، معائنہ رپورٹ اور اسٹاک سٹیٹمنٹ حاصل کیے بغیر 257655.55 روپے تک نکالنے کی اجازت دی۔

3. یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ شری وید پرکاش اگروال کے نام پر کوئی دکان/ ادارہ نہیں تھا۔

4. یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ شری وید پرکاش اگروال (اے-3) شری ایس کے رائے (اے-1) نے دھوکہ دہی اور بے ایمانی کی اجازت دی تھی کسی بھی قرض کی درخواست، تجویز، منظوری، مالیاتی بیان کی رپورٹ، اسٹاک اسٹیٹمنٹ اور معائنہ کی رپورٹ کے بغیر 89464.10 روپے کی حد تک رقم نکلوانا۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ یہ بھی ایک جعلی اور فرضی مالی اعانت ہے کیونکہ شری ستیہ نارائن اگروال کے نام پر کوئی ادارہ/ دکان نہیں ہے۔

5. مزید یہ الزام لگایا گیا ہے کہ میسرز ارون کھڈیا تل ادیوگ (اے-7) شری ایس کے رائے اے-1 نے باقاعدہ تجویز، منظوری، مالیاتی بیان، مالیاتی رپورٹ اور معائنہ رپورٹ کے بغیر 494620.50 روپے، کی توسیع کی اجازت دی تھی۔ تمام دستاویزات خالی، غیر تاریخ شدہ اور غیر مہر بند ہیں۔

6. یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ شری ایس کے رائے (اے-1) نیپال کے شہریوں کو بھی فرضی مالیات کو ٹرم لون بنا دیا۔ نیپال سے ان کے پتے کے ساتھ بینک کے ریکارڈ میں دیے گئے کچھ نام درج ذیل ہیں:-

(1) بہاری منڈل، بیرل نگر، نیپال۔

(2) ناگیشور منڈل، انا روا، نیپال۔

(3) نارائن پرساد شاہ، لاہی، نیپال۔

(4) دیو نارائن یادو، لاہئی، نیپال۔

(v) جاگیشور منڈل، بھیم نگر، نیپال۔

7. یہ معلوم ہوا ہے کہ بیر پور برانچ ایک درمیانے درجے کی برانچ ہے اور اوور ڈرافٹ کے سلسلے میں برانچ منیجر کی مالی اہلیت صرف 10,000 روپے ہے۔ شری ایس کے رائے، اے-1 نے اپنی مالی اہلیت کی خلاف ورزی کی اور مختلف تاریخوں پر کئی بار ایک ہی فریق کو مندرجہ ذیل کلین اوور ڈرافٹ اور اس کی اجازت دی:-

1. شری ہردیو سنگھ: 28.1.85 پر 13,50,000 روپے اور 16.2.85 پر 14,00,000 روپے۔

2. شری ڈی ایم تیواری: 13.3.84 پر روپے 1,00,000، 28.6.84 پر روپے 1,00,000 اور پھر 23.6.84 پر روپے 1,50,000۔

8. مذکورہ بالا حقائق سینٹرل بینک آف انڈیا، بیر پور برانچ کے برانچ منیجر شری ایس کے رائے، شری وید پرکاش اگروال، شری ستیہ نارائن اگروال، میسرز ارون کھڑیا تل ادیوگ، سبھی بیر پور اور دیگران کے ذریعے آئی پی سی کے تحت ایس 120 بی، 409، 420، 468، 471، 477 اے اور پی سی ایکٹ (ایکٹ 1947) کے تحت 5(2) آر/ڈبلیو 5(1)(سی) اور (ڈی) کے جرم کا انکشاف کرتے ہیں۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں یہاں اپیل کنندہ کا نام نہیں لیا گیا ہے لیکن اپیل کنندہ کا نام مالی ذمہ داری کی واضح خلاف ورزی پر قرض وصول کرنے والے شخص کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ تاہم اپیل کنندہ کو بعد میں ملزم بنا دیا گیا اور ایس پی ای (سی بی آئی) پٹنہ کی طرف سے خصوصی جج، سی بی آئی، پٹنہ کی عدالت میں دائر چارج شیٹ نمبر 7/87 اپیل کنندہ کے خلاف دائر کی گئی، جس میں بین نے کہا ہے:

"سینٹرل بینک آف انڈیا، بیر پور برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 335 رکھنے والے ٹھیکیدار شری ہردیو سنگھ نے 8.2.85 پر مذکورہ بینک کے برانچ منیجر کو کنٹریکٹ کے کام میں مزدوروں کو ادائیگی کے لیے 14 لاکھ روپے کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ مذکورہ شری رائے نے مذکورہ خط پر اپنے تبصرے رکھے "پارٹی کی مشکل کے پیش نظر 14 لاکھ روپے کی اجازت دی۔" مذکورہ شری رائے نے اسی انداز میں مذکورہ شری ہردیو سنگھ کو مختلف تاریخوں پر 21.5 لاکھ روپے کے اوورڈرافٹ کی اجازت دی۔

اس طرح مذکورہ شری رائے نے مبینہ شری ہردیو سنگھ کو دھوکہ دہی اور بے ایمانانہ انداز میں 35.5 لاکھ روپے کی اوورڈرافٹ سہولت کی اجازت دی۔"

ریکارڈ مزید بتاتے ہیں کہ خصوصی جج، شمالی بہار، پٹنہ نے قیود کا نوٹس لیا اور 12 اگست 1987 کے اپنے حکم کے مطابق سمن جاری کیے اور اپیل کنندہ اس کے لحاظ سے خصوصی عدالت میں پیش ہوا اور اسے ضمانت دے دی گئی۔ تاہم، اس کے بعد، دستاویزات کی کاپیاں موصول ہونے پر، اپیل کنندہ نے خصوصی کیس نمبر 115/85 میں خصوصی جج، سی بی آئی کے سامنے کیس سے بری کرنے اور اس کے خلاف کارروائی ختم کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ خارج کرنے کے لیے اسی طرح کی درخواست دیگر ملزم افراد نے بھی دائر کی تھی اور خصوصی عدالت ایک مشترکہ فیصلے میں اس نتیجے پر پہنچی کہ ملزم شخص کے خلاف الزامات کی تشکیل کے لیے پہلی نظر میں کیس کے لیے کافی مواد موجود ہے۔ یہاں اپیل کنندہ نے مذکورہ بالا حکم کے خلاف، خصوصی جج، سی بی آئی، شمالی بہار، پٹنہ کی عدالت میں زیر التواء درخواست گزار کے خلاف کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے دفعہ Cr.P.C482 کے تحت عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے درخواست گزار کی درخواست اور اس وجہ سے اس عدالت کے سامنے اپیل کو مسترد کر دیا۔

فاضل سینئر ایڈووکیٹ جناب مشرا نے اپیل کنندہ کے ذریعے چارج میں قرض کی ادائیگی کو چھتالیس (46) دنوں کے اندر مکمل طور پر چھوڑنے کی حقیقت پر بہت سختی سے تبصرہ کیا، جو کہ سب سے کم ممکنہ وقت ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے بھی اسی طرح کی استدعا کی گئی تھی اور فاضل واحد جج نے اگرچہ اسے ریکارڈ کیا لیکن سی بی آئی کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے اس بیان کی وجہ سے اس کا نوٹس نہیں لیا کہ نیچے کی عدالت نے معاملے کا فیصلہ کیا ہے، یہ ایک مثبت نتیجے پر پہنچا ہے کہ درخواست گزار کے خلاف الزامات مرتب کرنے کے لیے مادی ثبوت موجود ہیں اور اس طرح عدالت کو اپنے موروثی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے میں مداخلت یا مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

مذکورہ بالا کے علاوہ، شری ایس کے رائے اور شری بی این چودھری کے خلاف الزام بھی کچھ اہمیت کا حامل ہے اور اسی طرح ذیل میں

بیان کیا گیا ہے:

"مذکورہ شری ایس کے رائے اور شری بی این چودھری کو شری وید پرکاش اگروال سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنے کی عادت تھی جو وید پرکاش اگروال کی ذاتی ڈائریوں میں کی گئی اندراجات اور سری رائے کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔(زور دیا گیا)

اس سلسلے میں بھی مسٹر مشرا نے بہت سختی سے دعوی کیا کہ جہاں تک غیر قانونی تسکین کا تعلق ہے، عادت بنانے کے معاملے میں ایک مخصوص شخص کا نام لیا گیا ہے اور چونکہ اپیل کنندہ کے نام میں کوئی جگہ نہیں ملتی ہے، لہذا اپیل کنندہ کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک شخص کا نام غیر قانونی تسکین فراہم کرنے کے لیے لیا گیا ہے لیکن کیا اس کا مطلب اور مطلب برانچ منیجر کی بھلائی کے دوسرے مفاد الیہ رہائی ہے اور اس لحاظ سے صورتحال کی مجموعی جانچ پڑتال کی جانی چاہیے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اپیل کنندہ نے بینک سے کچھ اوورڈرافٹ سہولیات حاصل کی ہیں جو کہ برانچ منیجر کی مالی طاقت سے بہت زیادہ ہیں لیکن انہوں نے تمام سود سمیت 46 دنوں کے اندر اسے واپس کر دیا اور برانچ منیجر کو شری وید پرکاش اگروال سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنے کی عادت ہے جو شری وید پرکاش اگروال کی ذاتی ڈائری اور ایس کے رائے کے کھاتے میں درج اندراجات سے ظاہر ہوتا ہے۔لہذا، اپیل کنندہ سے متعلق الزام پابند ہے لیکن اسے مختلف تاریخوں پر 21.5 لاکھ روپے کا اوورڈرافٹ کرنے کی اجازت ہے جو سود کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور جو چارج کے مطابق برانچ منیجر کے مالی اختیارات سے باہر ہے، اس کی بھی تحقیقات کی ضرورت ہے۔چارج شیٹ میں نامزد افراد کے خلاف، بشمول اپیل کنندہ کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 120 بی، 420، 418، 467، 477 اے اور بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعات 5(1)(اے)، 5(1)(سی) اور 5(1)(ڈی) کے تحت نوٹس لینے کے لیے چارج شیٹ دائر کی گئی ہے اور جہاں تک اپیل کنندہ کا تعلق ہے، خصوصی جج نے ایسے جرائم کے حوالے سے نوٹس لیا۔

سچ ہے کہ ایسا کوئی الزام نہیں ہے کہ رائے کے کھاتے میں ایک توازن ظاہر ہوتا ہے جو شری وید پرکاش کی ذاتی ڈائری میں دکھائی گئی رقم سے بہت زیادہ ہے، لیکن 60,000 روپے کی دو کئی رقوم 14.2.85 اور 26.3.85 پر جمع کی گئی ہیں جو اگرچہ خود اپیل کنندہ ہردیو سنگھ کے کسی جرم کی نشاندہی نہیں کرتی ہیں، لیکن نہ ہی وہ اس موقع پر اس کی بے گناہی کو ثابت کرتی ہیں۔یہاں اپیل کنندہ کے خلاف برانچ منیجر یا اکاؤنٹنٹ کو اپیل کنندہ کی طرف سے غیر قانونی تسکین کی ادائیگی کے حوالے سے کوئی براہ راست ثبوت نہیں ہو سکتا ہے، لیکن بغیر کسی اجازت کے ٹرم لون پر بڑی رقم رکھنے کے مراعات سے لطف اندوز ہونے کی حقیقت ظاہر ہے کہ کہیں نہ کہیں نظر اٹھاتی ہے اور یہ سود کے ساتھ ٹرم لون کی ادائیگی کی حقیقت کے باوجود ہے:اس سوال سے گریز نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح کے عمل کی وجوہات جو اختیارات سے بالاتر ہیں-کیا یہ خالصتا گاہک اور بینک کا رشتہ ہے یا کچھ اور-رائے کی اس نام نہاد عادت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی مزید تفتیش کی جانی چاہیے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، مسٹر التاف احمد نے دلیل دی کہ دفعہ 120 بی کے تحت ایک الزام ہے اور اس طرح، کارروائی کے اس مرحلے پر اپیل کنندہ کو رہا کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی پیدا ہو سکتا ہے۔مسٹر احمد نے دعوی کیا کہ دفعہ 120 بی کے تحت جرم ایک آزاد جرم ہے، اور اگرچہ یہ سچ ہے کہ جرم کا خلاصہ دو یا دو سے زیادہ مجرموں کے درمیان قرارداد ہے لیکن سازش کے مخصوص حقائق کو الزام میں دکھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔سازش سے متعلق کچھ عمومی ثبوت چارج شیٹ میں سازش کے الزام کا حصہ بننے کے لیے کافی ہوں گے۔درحقیقت کچھ کنیکٹنگ لنک یا کنیکٹنگ فیکٹر کہیں نہ کہیں چارج کی تشکیل کے لیے کافی ہوگا کیونکہ چارج کی تشکیل اور سازش کے الزام کو ممکنہ طور پر برابر نہیں رکھا جا سکتا: سازش کے الزام کو قائم کرنے کے لیے، کسی جرم کے ارتکاب کے معاملے میں دو ذہنوں کے ملنے کے ٹھوس ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے-جس کی عدم موجودگی میں الزام برقرار نہیں رکھا جا سکتا-تاہم، الزام تراشی کے معاملے میں ایسا نہیں ہے کیونکہ جرم کے واقعے کی تحقیقات کرنی ہوگی۔اس لحاظ سے مسٹر ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ چونکہ سازش عام طور پر قیاس آرائی کا معاملہ ہے اور چونکہ یہاں اپیل

کنندہ نے اوورڈرافٹ کی سہولت کا فائدہ اٹھایا ہے یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ یہ برانچ منیجر کی مالی حدود سے باہر ہے، اس لیے فطری نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ایسا ہی کسی اور غور وفکر پر کیا گیا ہوگا اور یہ اسی کا تخمینہ کاری ہے جو اس عدالت کو اس طرح کی کوشش نہ کرنے پر آمادہ کرے۔

اپیل کنندہ کے خلاف اس معاملے میں فوجداری مقصد کو ممکنہ طور پر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ یہ الزام برانچ منیجر کی عادت، شری وید پرکاش اگروال سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنے کی حقیقت سے متعلق ہے، تاہم، ہمارے خیال میں، خود ہی سازش کا الزام گھر لانے کے لیے کافی ہوسکتا ہے یا نہیں، لیکن یہ خود ہی عدالت کو کارروائی کے اس مرحلے پر صورتحال کے حقائق پر مبنی میٹرکس کے تناظر میں سازش کے الزام کے حوالے سے اسے ایک دن کہنے کا اختیار نہیں دے گا۔ فوجداری استغاثہ کا مطلب لازمی طور پر ہراساں کرنا نہیں ہے اور اگر اس نوعیت کے مقدمے کی سماعت کو جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے تو یہ ہمارے خیال میں انصاف کا مذاق یا کوئی ناجائز جانبداری یا حتی کہ جانبداری نہیں ہوگا، کیونکہ بالآخر الزام ثابت نہ ہونے کی صورت میں اسے بری کر دیا جائے گا۔ یہاں مدعا علیہان کی طرف سے دائر جوابی حلف بیان حلفی اپیل گزار کے خلاف جانچ پڑتال کے لیے کچھ مواد ظاہر کرتا ہے جیسے کہ ہم یہاں اپیل گزار کو کوئی مدد فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے، عدالت عالیہ کا حکم جیسا کہ فاضل وحدا جج نے منظور کیا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کردہ حقائق کے سیٹ پر مداخلت نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اس میں مداخلت کی جانی چاہیے۔ تاہم، اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

وی۔ایم۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document